وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ

(اور تم کسی قسم کا خرچ کرو یا کوئی بھی نذر مانو تو بے شک اللہ اُسے جانتا ہے)

جو بھی چیز تم خرچ کرو وہ چھوٹی ہو یا بڑی، تھوڑی ہو یا زیادہ ہو جو بھی انسان خرچ کرے - وہ اللہ کے راستے میں خرچ کرے یا عام ضروریاتِ زندگی پر خرچ کرے، خواہ وہ اپنی ذات پر خرچ کرے یا کسی اور پر خرچ کرے، چاہے وہ روپیہ پیسہ دے رہا ہو یا وہ کوئی چیز کسی کو دے رہا ہو - گھر والوں پر خرچ کر رہا ہو یا غریبوں پر جو جو خرچ کر رہا ہو - کوئی بھی مال خرچ کر رہا ہو، کہیں پر بھی جو خرچ کرتا ہے چھپ کر کرتا ہو یا سامنے کرتا ہو - گھٹیا چیز خرچ کرتا ہو یا پاکیزہ چیز خرچ کرتا ہو -
ہر طرح کے خرچ کے بارے میں یہاں بات کی جا رہی ہے - اللہ کو سب پتہ ہے کہ کس کا کتنا مال کہاں خرچ ہو رہا ہے - بعض اوقات بندے کو خود پتہ نہیں ہوتا کہ اُس نے کتنا اِس مہینے خرچ کیا - اللہ کو اُس کا بھی علم ہے - اللہ کو یہ بھی پتہ ہے کہ کس نے کس جگہ سے کون سی چیز خریدی، حلال چیز خریدی یا حرام چیز خریدی - جسے اللہ کا خوف ہو گا وہ حرام یا گناہ کی چیز کیسے خرید سکتا ہے! اللہ سے ڈرنے والا شخص کبھی بھی اپنا مال حرام یا ناجائز چیز میں نہیں لگا سکتا - وہ فضول خرچی کبھی نہیں کر سکتا - خواہ شادی کا موقع ہو یا روزمرہ کی زندگی، وہ کبھی بھی فضول خرچی نہیں کر سکتا -
وہ بیکار کی چیزوں پر مال ضائع نہیں کر سکتا -
اب جب بھی خرچ کرو گے تب اِس آیت کو یاد رکھو -

اَوۡ نَذَرۡتُمۡ (ن ذ ر) : - منت ماننا -

کوئی مراد پوری ہونے پر کسی ایسی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لینا جو اُس پر واجب نہیں تھی - جیسے صدقات خیرات یا نفل نماز یا نفل روزہ رکھنے کا وعدہ کرنا کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہو گیا تو میں اِتنے اتنے نفل روزے رکھوں گا یا اِتنا اتنا پیسہ خیرات میں دوں گا -
نذر ماننا پسندیدہ نہیں اگر وہ کسی شرط کے ساتھ ہو - جیسے کوئی کہے کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا تو میں ایک ہزار روپے صدقہ کروں گا - یہ پسندیدہ نہیں - اِس سے تقدیر نہیں بدلتی -

بخاری : - نبی ﷺ نے فرمایا "نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اُسکے مقدر میں نہ ہو - البتہ اللہ تعالیٰ اُسکے ذریعہ بخیل سے اُس کا مال نکلواتا ہے اور اِسطرح وہ چیزیں صدقہ کر دیتا ہے جسکی اِس سے پہلے اُسکی امید نہیں کی جا سکتی تھی"!

کنجوس شخص مشکل میں پڑنے کی وجہ سے اپنے مال سے کچھ نکال کر غریب کو دیتا ہے - نذر ماننا حرام نہیں ہے بلکہ جائز ہے لیکن پسندیدہ نہیں اگر شرط کے ساتھ ہو - اور اگر شرط کے بغیر ہو تو پسندیدہ ہے جیسا کہ مریمؑ کی ماں نے نذر مانی تھی - مریم : 35 ← "جب عمران کی بیوی نے کہا کہ ' اے میرے رب! جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اُس کو میں (دنیا کے کاموں سے) آزاد کر کے تیرے لیے نذر کرتی ہوں (یعنی تیری عبادت کے لیے) '.."
جب حلال کاموں کے لیے نذر مانے تو وہ کام پورا ہونے پر نذر پوری کرنا واجب ہے - لیکن یہ ذہن میں رہے کہ وہ کام نذر ماننے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پوری نہیں کی، اللہ نے تو وہ پہلے ہی تقدیر میں لکھا تھا کہ وہ فلاں کام پورا ہونے والا ہے - اور اُس سے پہلے ہی کسی نے نذر مانی - یاد رہے! نذر سے کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوتی، وہ مقدر میں تھا اسلیے وہ کام پورا ہو گیا -
نذر اللہ کی اطاعت کے کاموں میں ہو، حلال یا جائز کاموں میں ہو - اللہ نے ایسے بندوں کی قرآن میں تعریف کی جو نذر ماننے کے بعد اُسے پوری کرتے ہیں -

الانسان / الدھر : 7 ← يُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ

یہ وہ لوگ [نیک بندے] ہیں جو اپنی نذریں [منتیں] پوری کرتے ہیں -

اللہ نے یہاں نیک بندوں کی صفت بتائی ہے کہ وہ نذر پوری کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ کسی ایسی ہی چیز کا حکم دیتا ہے یا کسی ایسی ہی چیز سے خوش ہوتا ہے جو یا تو واجب ہو یا مستحب ہو - یا کوئی حرام چیز کا چھوڑنا ہو - اللہ تعالیٰ جس کام کے کرنے کا یا جس بات کے کہنے کا حکم دے یا جس بات یا کام سے اللہ راضی ہو وہ عبادت ہے -

کوئی بھی شخص نیکی اور اطاعت کی نذر مانتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وسیع علم کے ذریعے اُسے جانتا ہے اور اُس پر اُسے ثواب عطا کرتا ہے:
ایسی نذر جیسے انسان سستی و کاہلی کو دور کرنے اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے مانے وہ قابلِ تعریف ہے - مثلاً کوئی شرط لگائے بغیر یہ کہے کہ میں اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے طور پر کل سے روز تہجد پڑھوں گا -
اگر کوئی نذر میں شرط رکھے کہ اگر میں شفایاب ہو گیا تو میں اتنا صدقہ کروں گا یا اتنے روزے رکھوں گا یہ پسندیدہ نہیں ہے - ویسے بھی مریض اپنے مرض کی حالت میں ہی صدقہ کرے کیونکہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے -
لیکن دونوں طرح کی نذریں (شرط کے بغیر یا شرط کے ساتھ) پوری کرنا واجب ہے - ہاں! اگر ایسے حالات پیدا ہو گئے جس میں وہ نذر پوری نہیں کر سکتا مثلاً کسی نے صدقہ دینے کی نذر مانی لیکن وہ اُس وقت تنگ غریب ہو گیا تو اس حالت میں نذر کا کفارہ دے - نذر کا کفارہ ویسے ہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے - یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو لباس دینا یا ایک غلام آزاد کرنا یا تین دن کے روزے رکھنا - اِسکی دلیل ہمیں حدیث میں ملتی ہے -

ابن ماجہ : "...جس نے ایسی نذر مانی جسکا پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اُسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے..."

اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یا حرام یا ناجائز چیز کی نذر مانی تو اُسے بالکل بھی پورا نہ کیا جائے - مثلاً کسی نے یہ نذر مانی کہ میرا جب فلاں کام ہو گا تو میں قبر پر چادر چڑھاؤں گا یا کسی قبر پر کھانے کی دیگیں پکا کر بھیجوں گا یا فلاں قبر پر جانور ذبح کروں گا یا فلاں قبر کو پختہ (پکا) کرونگا یا فلاں قبر پر سونا اور چاندی چڑھاؤں گا یا اگربتی جلاؤں گا - اِسطرح کی نذر لوگ اسلیے مانتے ہیں کہ قبر والوں سے انکی قربت ہو اور وہ جو قبر کے اندر ہیں وہ انکے لیے اللہ سے سفارش کریں - یہ نذر شرکیہ ہے کیونکہ نذر عبادت ہے - اور عبادت صرف اللہ کا حق ہے - اگر کوئی شخص اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے نذر مانتا ہے تو یہ شرک ہے جس سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہوتا ہے - اگر وہ توبہ کیے بغیر مر جائے تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا - اِسی طرح کسی گناہ کے کام کرنے کی نذر ماننا ناجائز ہے مثلاً اگر کوئی کہے کہ میں فلاں کی چوری کروں گا یا کسی کے ساتھ قطع رحمی کروں گا یا فلاں شرکیہ جگہ کی زیارت کروں گا - اِسطرح کی ناجائز نذروں کو پورا کرنا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے -

بخاری : - نبی ﷺ نے فرمایا "جس نے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر مانی وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے - اور جس نے اُس کی نافرمانی اور معصیت کرنے کی نذر مانی تو وہ اُسکی نافرمانی اور معصیت نہ کرے" -

مسلم : - نبی ﷺ نے فرمایا "معصیت و نافرمانی کی نذر میں کوئی وفا نہیں" -

یعنی گناہ کی نذر پوری کرنا جائز نہیں - اسطرح کی نذر کے معاملے میں کفارہ بھی دینا ہو گا یا نہیں اِسکے بارے میں اختلافی مسئلہ ہے - کچھ نے کہا قسم کے کفارے کی طرح کفارہ بھی دینا ہو گا اور نذر کو پورا نہیں کرنا ہے - بعض علماء کا کہنا ہے کہ صرف اتنا کافی ہے کہ وہ نذر پوری نہ کی جائے، کفارہ دینے کی ضرورت نہیں - ہاں! اگر وہ چاہے تو جو رقم وہ نذر پوری ہونے کے بعد دینے والا تھا وہ اُتنی رقم کسی غریب کو دے سکتا ہے -

خلاصہ : 1> نذر صرف اللہ ہی کے لیے مانی جا سکتی ہے، مخلوق کے لیے نہیں کیونکہ نذر عبادت ہے - اور عبادت صرف اللہ ہی کا حق ہے -
2> نذر صرف جائز اور حلال چیز کی ہی مانی جا سکتی ہے - ناجائز، حرام اور اللہ کی معصیت و نافرمانی کے کاموں کی نذر مانی نہیں جا سکتی -
3> جو قبر میں دفن ہیں وہ کسی چیز کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ کسی چیز کا مالک نہیں ہے - وہ نفع نقصان کا مالک نہیں ہے -
4> جو کوئی کسی بزرگ کے لیے نذر مانتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ بزرگ اُسکے معاملات میں تصرف کرتے ہیں اور ہماری ضروریات پوری کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں یا اللہ سے وہ چیز ہمیں دلواتے ہیں - یہ عقیدہ کفریہ ہے -
5> حلال چیزوں کی نذر مانی جا سکتی ہے لیکن نذر ماننا ناپسندیدہ ہے - لحاظہ نذر ماننے سے اجتناب (Avoid) کرنا چاہیے -
6> نذر مقید ("اگر" کی شرط کے ساتھ) ہو یا مطلق ("اگر" کی شرط کے بغیر) ہو اُسے پورا کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ حلال نذر ہو - گناہ یا حرام یا اللہ کی نافرمانی کی نذر نہ ہو -
7> اگر کوئی غیر اللہ (نبی / ولی / پیر / جن / فرشتے یا کسی بھی مخلوق) کے لیے نذر مانے گا تو وہ شرکِ اکبر ہو گا اور وہ شخص اِس شرک کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہو گا - اور جب تک وہ توبہ استغفار نہ کرے اور کلمہ نہ پڑھے، وہ مسلمان نہیں ہو سکتا -

فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ (تو بے شک اللہ اُسے جانتا ہے)

اللہ تعالیٰ کو سب کچھ پتہ ہے کہ کس نے شرط کے ساتھ نذر مانی اور کس نے بغیر شرط کے، کس نے نذر پوری کی اور کس نے نہیں کی - کون نذر مان کر بھول گیا لیکن اللہ نہیں بھولتا اسلیے جب نذر مانے تو اُسے سنجیدگی سے پورا کرے -

یہاں "هٗ" سے مراد کیا ہے؟ اِسکے بارے میں کئی علماء نے الگ الگ باتیں کی ہیں کیونکہ یہ ضمیر واحد ہے حالانکہ اِس آیت میں دو چیزوں نَفَقَةٍ اور نَذۡرٍ کا ذکر ہے - اگر "ھا" ضمیر ہوتی تو نفقۃ مراد ہوتا کیونکہ وہ واحد مؤنث ہے - چونکہ نَذۡر مذکر ہے تو "هٗ" ضمیر ہوتی ہے -

1> یہ نَذۡر کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اگر کوئی خرچ کرنے میں کوتاہی کرے تو وہ بڑی مشکل نہیں لیکن اگر کوئی نذر پوری کرنے کوتاہی کرے تو یہ بہت سنگین بات ہے -

2> تقدیرِ عبارت ہے وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ (فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهَا) اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ہے - فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهَا کو حذف کیا گیا -

3> یہ ضمیر "ما" کی طرف اشارہ ہے - یعنی "جو بھی" تم خرچ کرو یا (جو بھی) تم نذر مانو -

(★) 4> "هٗ" ضمیر کا استعمال اسلیے بھی کیا جاتا ہے تاکہ جو بھی باتیں اِس سے پہلے ذکر کی گئی، ساری باتوں کی طرف اشارہ کیا جا سکے - اُس میں جنس (gender) یا تعداد (واحد، جمع، مثنیٰ) کو دیکھا نہیں جائیگا - اِسی لیے ہم قرآن میں دیکھتے ہیں کہ اللہ کئی احکام دیتا ہے اور آخر میں کہتا ہے "ذٰلِكَ" (وہ) حالانکہ یہ واحد ہے اور احکام کئی دیئے گئے تھے -

وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ

(اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں)

نَفَقَةٍ یعنی خرچ کرنے کے بارے میں ظالم کون؟

1> جو خرچ کرنے کے بعد کسی کو تکلیف دے اور احسان جتائے ایسے لوگ ظالم ہیں -
2> اِس طرح نیت خالص اللہ کے لیے نہ ہو تو یہ بھی ظلم ہے کیونکہ وہ اللہ کا حق نہیں دیتے -
3> جو اپنے اوپر یا اپنے بیوی بچوں پر خرچ نہیں کرتے -
4> جو صحیح جگہ خرچ نہ کرے اور اگر اللہ کے راستے میں دے تو گھٹیا مال دے -

نَذۡر یعنی نذر (منت ماننے) کے بارے میں ظالم کون؟

وہ لوگ جو اللہ سے نذر مانتے ہیں لیکن اُسے پورا نہیں کرتے وہ ظالم ہیں - کیونکہ وہ اللہ کا حق نہیں دیتے -

البقرۃ : 57 ← وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ

(اور انھوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے رہے)

جو شخص گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کرے یا کسی اور پر ظلم کرے، قیامت کے دن اُس کا کوئی مددگار نہیں ہو گا -
جب انسان اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنی جان پر ظلم کرتا ہے یا کسی اور پر ظلم کرتا ہے تو وہ دنیا میں بھی اللہ کی مدد سے محروم ہو جاتا ہے - لیکن بعض اوقات اللہ تعالیٰ انسانوں کو آزماتا ہے اسلیے اُنھیں اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں آتی - اللہ تعالیٰ اُن بندوں کو خالص کرنے کے لیے آزماتا ہے جبکہ وہ ظالم نہیں ہوتے -